عقیدہ طحاویہ

تصنیف

امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا محمد نجم الدین رحمۃ اللہ علیہ



دارالسلام

سلسلۂ متونِ عقائدِ اسلامیہ حنفیہ

عقیدۂ طحاویہ

تصنیف

امام ابو جعفر احمد بن محمّد طحاوی حنفی قدس سرہ

(متوفی ۳۲۱ھ)

ترجمہ

مولانا محمّد نجم الدّین رحمۃ اللہ علیہ

سابق معلم اعلیٰ علومِ عربیہ، اورینٹل کالج، لاہور

دار الاسلام

جامع مسجد ومحلہ مولانا روحی، اندرون بھاٹی دروازہ، لاہور، پنجاب، پاکستان

darulislam21@yahoo.com +92-321-9425765

www.facebook.com/darulislamدار الاسلام

عقیدۂ طحاویہ ۱

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

فیضانِ نورِ علم

امامِ اعظم مجتہد مطلق موسس فقہ حنفی ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ

اِمامِ المتکلمین مصحح عقائد المسلمین ابو منصور محمّد بن محمّد ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ

غوثِ اعظم شیخ طریقت حضرت سیّد محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

امامِ ربانی مجددِ الفِ ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

برکۃ المصطفیٰ فی الہند شیخ محقق حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اعلیٰ حضرت اِمامِ اہل سُنّت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

میرِ مجلس

جامع الطریقین، مرج البحرین، شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت پیر سائیں علامہ غلامِ رسول قاسمی قادری نقش بندی حفظہ اللہ

مجلس مشاورت

حضرت علامہ مفتی محمّد جان نعیمی، علامہ غلامِ حسین عاصم ماتریدی، مولانا ابو البرکات حق النبی سکندری

مفتی رشید احمد العلوی، مولانا عبید الرحمٰن شاہ جہان پوری، فریاد علی قادری، سہیل احمد سیالوی

صاحب الارشاد	مؤسس ومدیر
فضیلۃ الحافظ القاری المفتی غلام حسن القادری	محمّد رضاء الحسن قادری

ضابطہ ودستور

سلسلۂ مطبوعات: 52، طبع: شوال المکرم 1438ھ/ جولائی 2017ء، قیمت: 40 روپے NET

پیش از کتاب

اِسلامی علمیات و فکریات میں تین علوم کو بنیادی حیثیت حاصل ہے:

۱- علم العقیدہ

۲- علم الفقہ

۳- علم التصوف

ان تینوں سے مل کر دینیات اور اِیمانیات کا دائرہ مکمل ہوتا ہے۔ دین میں عقائد کو اصل الاصول کا درجہ حاصل ہے۔ اور اہل السنہ کا یہ اِمتیاز ہے کہ ان کے ہاں اِعتقادیات کی وہ متوارث روایت موجود ہے جس کو مدارِ نجات قرار دیا گیا ہے۔ اسی لیے ہم نے دار الاسلام کے تحت اپنی اعتقادی روایت کو زندہ کرنے کا عزم کیا ہے۔ اور بحمد اللہ متون العقیدہ کا یہ چھوٹا مختصر سلسلہ ہے، مطولات اس کے سوا ہیں۔

عقائد میں اِمامِ اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے بعد حنفی مذہب کا ستونِ اعظم اِمام طحاوی رحمہ اللہ کو سمجھا جاتا ہے۔ کیسا حسن اِتفاق ہے کہ عرب و عجم میں وہابی و سلفی فکر کے حاملین حتی کہ غیر مقلدین بھی اِس عقیدہ پر نہ صرف متفق ہیں، بل کہ ان کے ہاں یہ متن داخل درس ہے۔ عقیدے کے باب میں قبولیت کا یہ اِعزاز مذہب حنفی کو ہی حاصل ہے۔ فللّٰہ الحمد و المنۃ۔

عقیدہ طحاویہ کا یہ ترجمہ بلاشبہہ ایک فاضل کے قلم سے نکلا ہے، جو ترجمانی کا عمدہ نمونہ کہے جانے کا مستحق ہے۔ اِس ترجمہ میں جس نسخے کو بنیاد بنایا گیا ہے وہ قدیم طرز پر نقل شدہ ایک متن تھا، اور کسی معلوم مخطوط یا مطبوع سے نقل ہونے کی صراحت بھی اس

میں نہیں ہے۔ بہ ہر حال متن کی عبارت درست اور محفوظ ہے، سوائے چند الفاظ کے تغیر اور ایک دو جگہ عبارت کے فرق کے۔

اس ایڈیشن میں متن کا تقابل و تصحیح درجِ ذیل نسخوں سے کی گئی ہے:

۱- شرح العقیدۃ الطحاویہ: اِمام اکمل الدین بابرتی

۲- العقیدۃ الطحاویہ، شرح و تعلیق: محمد ناصر الدین البانی

ایک تیسرا نسخہ جو مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کا مرتبہ ہے، بھی پیش نظر رہا ہے، مگر بنیاد شرح بابرتی کو ہی بنایا گیا ہے، کیوں کہ متن کی عبارت شرحِ مذکور میں مندرج متن کے قریب تر ہے۔

ان نسخوں کی مدد سے پہلے ایک تصحیح شدہ متن تیار کیا گیا، پھر ان نامکمل مقامات پر ترجمہ کی تکمیل کی گئی۔ ترجمہ کی عبارت میں زیادہ تبدیلی کیے بغیر اِضافہ شدہ فقرات کا ترجمہ کر دیا گیا ہے، جو مترجم کے اسلوب کے قریب تر معلوم ہوا۔ یوں یہ ایڈیشن پہلی اشاعت سے ممتاز اور اکمل شمار ہوگا۔

اس کے علاوہ "عقیدۂ طحاویہ" کی شروح کی ایک فہرست بھی نسخہ ہذا میں اِضافہ کر دی گئی ہے۔ مستقبل قریب میں عقیدہ کوئی ایک بہترین شرح (عربی یا ترجمہ) شائع کی جائے گی ان شاء اللہ تعالیٰ!!

امید ہے اِدارہ کے متونِ عقائد کا یہ بے نظیر سلسلۂ اِشاعت اہل علم کو پسند آیا ہوگا۔ اللہ نے چاہا تو اکابر ائمہ کے مزید بہت سارے متون اس منصوبۂ اِشاعت میں شامل کیے جائیں گے۔

امین تراث العقیدہ

محمد رضاء الحسن قادری

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اِشاعتِ عقیدۂ اِمام احمد بن محمد الطحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ضرورت

ہمیں اس مقدس عقیدۂ حضراتِ احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کی اشاعت کی ضرورت اس لیے زیادہ تر محسوس ہوئی کہ زبدۃ الائمۃ الاحناف اعنی امامنا العلام ابا حنیفة قدس اللہ ثراہ و جعل الجنة مثواہ اور اُن کے متبعین کے متعلق بعض مبتدعین نے ناپاک اتہامات لگائے ہوئے تھے، مثلاً مسئلہ خلق قرآن یا جبر وقدر وغیرہ وغیرہ۔

اِن شکوکِ واہیہ کے اِستماع سے حلقہ بہ گوشانِ ملتِ حنیفیہ کے قلوب حیرت وتعجب سے دم بہ خود ہو جاتے تھے۔ اس لیے اِس کے بغیر چارہ نہ تھا کہ حضرت امام الملّت کے صحیح عقائد کا نقشہ مع ترجمہ اُردو علیٰ رءوس الاشہاد شائع کر دیا جائے، تاکہ پھر شاید متہمین کو کچھ شرم آجائے، اور ہر خاص وعام اِس سے یکساں طور پر مستفید ہو سکے۔

اور یہ عقیدہ حضرت اقدس کے متبعین زمرۂ مَنۡ اُوۡتِیَ خَيۡرًا كَثِيۡرًا اور مَنۡ كَانَ عَلَى الۡبَصِيۡرَةِ میں سے امام الوقت اعنی احمد بن محمد الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا شائع کردہ ہے۔ اور یہ مستند نسخۂ صحیحہ ہمیں محمود المطابع کے بیدار مغز و عالی ہمت

بلند پایہ مالک ومحدث ومفسر وفقیہ اعنی مولانا ابوالحسین عبید اللہ السیال کوتی ثم السندھی کی خدماتِ جلیلہ میں سے مثل ایک قطرہ از بحرِ مواج نصیب ہوا ہے۔

اور اسی ''عقیدۃ الطحاوی'' کا ذکر خیر مصنف ''جامع الاصول'' امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب ''جامع الاصول'' میں کیا ہے، جس سے واضح و بین شہادت ملتی ہے کہ ''عقیدۃ الطحاوی'' حضراتِ احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں عقیدۃ الامام ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ کا صحیح نقشہ ہونے کے لحاظ سے مسلم و مستند ہے۔ اور امامِ موصوف نے اسی عقیدہ کی بنا پر مبتدعین کے بہتاناتِ واہی کی آلودگیوں سے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے دامن کو پاک کیا ہے۔

نجم الدین

امام طحاوی کے مختصر حالات

آپ کا نام احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ بن سلیم بن سلیمان ہے۔ آپ قبیلۂ ازدحجر سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کا مولد و مسکن ایک چھوٹا سا قصبہ "طحا" ہے، جو کہ مصر کے مضافات و متعلقات سے ہے۔ اسی مناسبت سے آپ کو احمد بن محمد الازدی الحجری المصری الطحاوی سے موسوم کیا جاتا ہے۔

ولادت: ۱۱ ربیع الاول ۲۳۹ھ بہ روز یک شنبہ آپ سریر آرائے بارگاہ شہود ہوئے۔

گھر ہی میں پرورش ہوئی۔ سن بلوغت آپہنچا۔ تعلیم کا شوق دامن گیر ہوا۔ کچھ عرصہ تک تو اپنے والد ماجد محمد بن سلامہ سے تعلیم حاصل کرتے رہے، مگر بہ قدرِ حاجت سیرابی نہ ہوئی۔ حصولِ علم کے لیے سیر و سیاحت اختیار کی۔ سب سے پہلے اپنے ماموں امام اسماعیل بن یحییٰ المزنی المصری (جو نہایت ہی متقی عالم، مجتہد منتسب اور مستجاب الدعوات تھے) کے پاس مصر میں آئے، اور زانوئے شاگردی خم کیا، مگر ابتدا میں آپ کچھ زیادہ ذہین نہیں معلوم ہوتے تھے، چناں چہ ایک دن امام مزنی نے کہا کہ تم بالکل بے کار آدمی ہو، تم دنیا میں کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ آپ اس فقرہ سے مشتعل ہوئے، فوراً وہاں سے نکل ابو حازم عبد الحمید بن جعفر کے ہاں تعلیم کے لیے آئے۔ اس سے پہلے تو آپ شافعی المذہب تھے، مگر امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی کتب اور تصنیفات سے متاثر ہو کر مذہب حنفی اختیار کیا۔ کتابوں کا مطالعہ شروع کیا۔ فضلائے دہر کی تصنیفات کو

دیکھنا اپنا دستور العمل بنایا، اور رفتہ رفتہ مذہبی دنیا میں وہ عظیم الشان پایہ حاصل کیا کہ لوگ آپ کو امام ماننے لگے۔ ابو اسحاق کا خیال ہے کہ مصر میں آپ سے بڑھ کر کوئی حنفی نہیں، اور نہ ہی علومِ دینیہ میں آپ کا کوئی ہم پایہ ہے۔ آپ ایک اجل فقیہ اور ثقہ تھے۔ آپ کی شان کا انحصار صرف اسی پر نہیں ہے، بل کہ آپ دنیائے اسلام میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہم پایہ مجتہد مانے جاتے ہیں۔ یہاں تک آپ کو اپنی علمیت پر ناز تھا کہ بعض اوقات حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے دلائل کو چھوڑ کر اپنی رائے کو استعمال کیا کرتے تھے۔ درس وتدریس کا سلسلہ بھی اعلیٰ پیمانہ پر جاری کر رکھا تھا، جس سے کئی ایک شہرۂ آفاق شاگرد پیدا کیے کہ جن کے کارنامے تا اختتامِ دہر دنیا پر آفتابِ درخشاں بن کر چمکتے رہیں گے۔ چناں چہ ابو بکر احمد بن محمد، علامہ طبرانی، احمد بن القاسم الخشاب، عبد العزیز بن محمد الجوہری، مامون بن حمزۃ العبیدلی جو اس عقیدۂ طحاوی کے راوی ہیں، آپ ہی کے شاگردوں میں سے ہیں۔

آپ کی نظر قرآن حکیم، احادیث اور کتب ائمہ پر نہایت وسیع تھی، اسی کا نتیجہ ہے کہ آپ نے احادیث، فقہ، قرآن حکیم اور دیگر فنون میں وہ مضبوط اور معرکۃ الآراء کتابیں لکھیں جو نقادانِ علومِ الٰہیہ کے ہاں مایہ ناز وجواہر بے بہا خیال کی جاتی ہیں۔ جب آپ کتاب ''معانی الآثار'' لکھ چکے تو فرمانے لگے کہ اگر آج امام مزنی زندہ ہوتے تو وہ ضرور ہی میری نسبت اپنی رائے کو تبدیل کرتے ہوئے اپنی قسم کا کفارہ دیتے۔ آپ کی چند مشہور تصنیفات ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

احکام القرآن، معانی الآثار، مشکل الآثار، مختصر فی الفقہ، شرح الجامع الکبیر، شرح الجامع الصغیر، شروط الکبیر، شروط الصغیر، شروط الاوسط، المحاضر والسجلات، والوصایا والفرائض، النقض علیٰ کتاب المدلسین، شرح کتاب العزل، مختصر کبیر، مختصر صغیر، تاریخ کبیر، مناقب ابی حنیفہ، مستنبطات القرآن یک ہزار ورق، النوادر الفقہیہ

(۱۰ ارجلد) النوادر والحکایات بیس جلد سے زائد، تقسیم اراضی مکہ والفیء والغنائم، خطاء الکتب فی الرد علیٰ عیسیٰ بن ابان، الرد علیٰ ابی عبید فی ما اخطا فی اختلاف النسب، عقیدۃ الطحاوی وغیرہ۔

اس مہتم بالشان قومی وملی خدمت کے بعد آپ کی الوداعی ساعت قریب آپہنچی، چناں چہ یکم ذی القعدہ بہ روز پنج شنبہ ۳۲۱ھ کو وہ آفتاب عالم تاب دنیا سے الوداع کر کے ہمیشہ کے لیے علیّین کو جابسا، اور اربابِ ذوقِ سلیم و اصحابِ تحقیق کو ابدالآباد تک داغِ مفارقت دے گیا۔

اللھم اغفرہ وارحمہ وزکہ انت خیر من زکی، انک قریب مجیب۔

مترجم

شروح العقیدۃ الطحاویہ

۱- بیان اعتقاد اہل السنہ: قاضی اسمٰعیل بن ابراہیم شیبانی (متوفی ۶۲۹ھ)
۲- النور اللامع و البرہان الساطع: نجم الدین ابو شجاع منکوبرس بن یلنقج ناصری (۶۵۲ھ)
۳- شرح العقیدۃ الطحاویہ: شجاع الدین ہبۃ اللہ بن احمد ترکستانی (۷۳۳ھ)
۴- القلائد فی شرح العقائد: محمود بن احمد بن مسعود قونوی - ابن السراج (۷۷۱ھ)
۵- شرح العقیدۃ الطحاویہ: سراج الدین ابو حفص عمر بن اسحٰق غزنوی (۷۷۳ھ)
۶- شرح العقیدۃ الطحاویہ: امام اکمل الدین محمد بن محمد بن محمود بابرتی (۷۸۶ھ)
۷- شرح العقیدۃ الطحاویہ: محمد بن ابی بکر الغزی - ابن بنت الحمیری (بعد ۸۸۱ھ)
۸- شرح العقیدۃ الطحاویہ: محمود بن محمد بن اسحٰق قسطنطینی (بعد ۹۱۶ھ)
۹- شرح العقیدۃ الطحاویہ: عبد الرحیم بن علی بن المؤید - شیخ زادہ (۹۴۴ھ)
۱۰- نور الیقین فی اصول الدین: شیخ حسن کافی اقحصاری بوسنوی (۱۰۲۴ھ)
۱۱- شرح العقیدۃ الطحاویہ: شیخ عبد الغنی غنیمی دمشقی (۱۲۹۸ھ)
۱۲- اظہار العقیدۃ السنیہ فی شرح العقیدۃ الطحاویہ: شیخ عبد اللہ ہرری شافعی (۱۴۲۹ء)
۱۳- شرح العقیدۃ الطحاویہ: الصدر علی بن محمد اذرعی
۱۴- الشرح الکبیر علی العقیدۃ الطحاویہ: ڈاکٹر سعید عبد الطیف فودہ شافعی

۱۵- شرحِ عقیدۂ طحاویہ: علامہ غلام حسین عاصم ماتریدی

۱۶- شرح العقیدۃ الطحاویہ: مفتی احسان اللہ شائق

عقیدۂ طحاویہ کی ایک اور قدیم شرح بھی ہے، جو صدر الدین علی بن علی بن محمد ابن ابی العز دمشقی (۷۹۲ھ) کی ہے۔ ابن ابی العز کو حنفی بتایا جاتا ہے، مگر وہ کچھ اِجماعی اُصولی مسائل میں اہل السنہ کی روایت سے ہٹے ہوئے ہیں، اور اس میں وہ مجسمہ اور حشویہ کے موقف پر ہیں۔ اس سے سلفیہ فائدہ اٹھاتے ہیں، اور اسی لیے ان کے ہاں عقیدہ کی یہ سب سے مشہور شرح ہے۔ بیشتر سلفی حضرات نے اس شرح پر تعلیق، توضیح، تہذیب، اختصار، تسہیل اور کئی انداز میں کام کیا ہے۔ ان میں شیخ ناصر الدین البانی، شیخ عبد العزیز بن باز، شیخ صالح بن عبد العزیز بن محمد آل الشیخ، صالح بن فوزان، ڈاکٹر سفر الحوالی، شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ الراجحی، عبد الرحمٰن بن ناصر البراک قابل ذکر ہیں۔

ادارہ

بعض اِصطلاحی الفاظ کی تشریح

مُشَبِّہَۃ: وہ فرقہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی صفات کو مخلوق کی صفات کی طرح جانتے ہیں۔

مُجسِّمہ: وہ فرقہ جو اللہ تعالیٰ کے لیے جسم مانتے ہیں اور تمام صفات جسمانی اُس میں مانتے ہیں۔

معطّلہ: یہ فرقہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا منکر ہے۔

جبریہ: انسان کو اپنے افعال میں بے اختیار مثل پتھر کے مانتے ہیں۔

قدریہ: انسان کو اس کے افعالِ اِختیاریہ کا خالق مانتے ہیں۔

مترجم

عقیدۂ طحاویہ

(اُردو ترجمہ)

تصنیف

امام ابوجعفر احمد بن محمّد طحاوی حنفی قدس سرہ

ترجمہ

مولانا محمّد نجم الدّین رحمۃ اللہ علیہ

دارُالاِسلام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یہ اہل السنۃ والجماعت کے وہ عقائد ہیں کہ جن کو ملت اسلامیہ کے مشہور فقہا امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی اور (ان کے دونوں صاحبوں) ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم الانصاری اور ابوعبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی نے اختیار فرمایا، جن کے باعث وہ رب العالمین کے فرماں بردار ہیں۔

ہم اِقرار کرتے ہیں کہ

اللہ سبحانہ

ایک ہے، جس کی کوئی نظیر اور شریک نہیں۔ (وہ ایسا توانا ہے کہ) جسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔ اور نہ ہی اس کے سوا کوئی دوسرا معبود ہے۔ وہ ہمیشہ سے چلا آتا ہے، جس کی نہ تو کوئی ابتدا ہے، اور نہ ہی انتہا، نہ وہ فنا ہوگا، اور نہ ہی ہلاک ہوگا۔ اس کے ارادے کے بغیر کوئی چیز ہو نہیں سکتی۔ انسان کے وہم اور فہم سے کہیں بالاتر ہے۔ ممکنات سے ممتاز ہے۔ وہ ایسا حی ہے کہ اسے کبھی موت نہ آئے گی اور ایسا قیوم ہے کہ کبھی غافل نہیں ہوتا۔ بلا غرض ممکنات کا موجد، بے تکان تمام کائنات کا رازق ہے۔ بلاخوفِ بدلہ ہر چیز کو مارتا ہے، اور بلا مشقت وہ پھر تمام دنیا کو اٹھا کر (اپنی عدالت گاہ میں حاضر کرے گا)۔ وہ مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے بھی اپنی جملہ صفات کے ساتھ قدیم ہے، مخلوق کے ہونے سے اس کی صفات میں کوئی زیادتی نہیں ہوئی۔ جیسے وہ خود ازلی ہے اس کی صفات کاملہ بھی دائمی ہیں۔ وہ ایسا ہی رہے گا۔ یہ کبھی خیال نہ کرو کہ اس

نے مخلوقات کو پیدا کرنے کے بعد خالق کا نام حاصل کیا، بل کہ مخلوقات کے پیدا ہونے سے پہلے ہی وہ خالق کے نام سے موصوف تھا۔ اور جس طرح وہ مُردوں کے زندہ کرنے کے بعد محیی کہلاتا ہے پہلے بھی محیی تھا۔ اور مخلوقات کے پالنے سے پہلے ہی وہ رب تھا۔ ایسے ہی وہ بلاوجودِ کائنات خالق کہلانے کا ازل سے ہی اِستحقاق رکھتا ہے، (کیوں نہ ہو کہ) وہ ہر چیز پر قادر ہے، اور ہر چیز اس کی محتاج ہے، ہر کام اس کی قدرتِ کاملہ کے سامنے آسان ہے۔ کسی کا محتاج نہیں۔ بے نظیر ہے، سمیع اور بصیر ہے۔ تمام دنیا کو اپنے علم سے پیدا کیا۔ سب کے لیے تقدیر بنائی۔ مقرر عمریں عطا کیں۔ لوگوں کے پیدا کرنے سے پہلے اس پر کوئی چیز مخفی نہ تھی۔ اور وہ انھیں تخلیق کرنے سے پہلے ان کے اعمال کو جانتا تھا۔ ان کو اپنی اطاعت کا حکم کیا، سرکشی اور نافرمانی سے روکا۔ سلسلۂ عالم اس کی قدرت اور مشیت سے چل رہا ہے۔ اس کی مشیت (دنیا کے رگ و پے میں) جاری ہے۔ انسان کا اپنا ارادہ کچھ نہیں، بل کہ جو خدا چاہے وہی ہوتا ہے، اور جو نہ چاہے نہیں ہوتا۔ جس کو چاہتا ہے اپنے فضل و کرم سے ہدایت کرتا ہے، جسے چاہے معصوم بناتا ہے، اور جسے چاہتا ہے تن درستی عطا کرتا ہے، اور جسے چاہتا ہے بہ تقاضاے عدل و انصاف ضلالت و گم راہی و مصیبت اور رسوائی کے (گڑھوں میں) ڈال دیتا ہے۔ لوگ اس کے ارادے کے ماتحت اس کے فضل و انصاف میں بود و باش رکھتے ہیں۔ کون ہے جو اس کے اٹل حکم کو روک سکے، اور اس کے حکم کے خلاف کوئی دوسرا حکم نافذ کر سکے، یا اپنی حکمت عملی سے اس کے حکم کو شکست دے دے۔ (حاشا و کلا) ہم ان سب چیزوں کو مانتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ سب کچھ اس کی طرف سے ہے۔

رسالت

ہم مانتے ہیں کہ محمد ﷺ خدا کے چیدہ انسان اور برگزیدہ نبی ہیں اور اس کے پسندیدہ رسول ہیں۔ آپ کو اِمام الاتقیا، خاتم الانبیا، سید المرسلین، حبیب رب العالمین

ہونے کا فخر ہے۔آپ کے بعد مدعی نبوت ہونا ضلالت وگم راہی کا پیش خیمہ ہے۔آپ جن وانسان اور تمام کائنات کی طرف مبعوث ہوئے اور سچی ہدایت اور نورِ شریعت لے کر تشریف لائے۔

قرآن

ہم اِقرار کرتے ہیں کہ قرآن حکیم خدا کا وہ کلام ہے جو کہ اس سے بلا کیف ظاہر ہوا، رسول اللہ ﷺ پر بہ ذریعہ وحی نازل ہوا۔مسلمانوں نے آپ کی رسالت کی اسی طرح تصدیق کی اور اُنھوں نے یقین کیا کہ قرآن مجید حقیقتاً اللہ تعالیٰ ہی کا کلام ہے۔کلام بشر کی طرح مخلوق نہیں، جس کا سننے کے بعد یہ خیال ہو کہ یہ آدمی کا کلام ہے تو وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایسے قائل کو معیوب ومذموم سمجھ کر عذابِ جہنم کی دھمکی دی، جہاں کہ فرمایا:

سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ۔ (المدثر:۲۶)

مَیں ایسے انسان کو جہنم کا ایندھن بناؤں گا۔

چوں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو انسان کا کلام کہنے والے کو جہنم کی وعید سنائی ہے، لہٰذا ہم اس سے سمجھ گئے کہ وہ خالق البشر کا کلام ہے، اور یہ انسان کے کلام کے مشابہ نہیں ہے۔جس نے اللہ تعالیٰ کو انسانی اوصاف میں سے کسی وصف کے ساتھ ذکر کیا اس نے کفر کیا۔اگر کوئی شخص اقوالِ کفار کو پس پشت ڈال کر قرآن حمید پر صحیح نگاہ ڈالے تو اُسے معلوم ہوگا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی صفات میں انسان سے ممتاز ہے۔

رویتِ باری تعالیٰ

ہم مانتے ہیں کہ جنت والوں کو خدائی دیدار بلا کیف واحاطہ حاصل ہوگا۔قرآن حکیم اس کے متعلق یوں ارشاد فرماتا ہے:

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ۔اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ۔ (القیامۃ:۲۳-۲۲)

کئی منہ اس دن تر و تازہ ہوں گے، جو اپنے رب کی طرف دیکھیں گے۔

اس کی تشریح خدا ہی کو معلوم ہے، اور حدیث صحیح اس کے متعلق جو کچھ کہتی ہے وہ سچ ہے، اور اس کا مطلب بھی وہی ہے جو آپ ﷺ نے ارادہ کیا۔ اس معاملہ میں ہم اپنے آراو عقولِ ناقصہ سے کام نہیں لیتے۔ کیوں کہ جو شخص خصوصاً ایسے معاملوں میں خدا و رسول کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتا اور مشتبہ امور کو ان کے حل کرنے والے کے سپرد نہیں کرتا تو یاد رکھو کہ وہ کبھی اپنے دین متین میں ثابت قدم نہیں رہ سکتا۔ بل کہ خالص توحید اور صحیح معرفت و اعلیٰ ایمان سے وہ کوسوں دور رہے گا۔ اور کفر و ایمان، اقرار و انکار و تصدیق و تکذیب کی پیچیدہ گھاٹیوں میں حیران و سرگرداں ایسی حالت میں پھرے گا کہ نہ تو وہ مومن مصدق کہلائے جانے کا مستحق ہوگا اور نہ ہی ملحد مکذب کے نام سے موسوم ہونے کے قابل۔ اگر کوئی شخص اپنے من گھڑت معنوں اور تاویلوں کے ساتھ رؤیت کا قائل ہو تو اُسے حقیقتاً رؤیت کا قائل تصور نہ کیا جائے، کیوں کہ رؤیت وغیرہ صفات کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہے۔ ان کے ماننے کا یہی مطلب ہے کہ تاویل ترک کر کے سر تسلیم خم کر دیا جائے۔ اس پر مسلمانوں کا اعتقاد ہے۔ جو شخص نفی اور تشبیہ کے جال میں گرفتار ہو گیا اس کا قدم پھسل گیا، وہ کبھی خالص موحد نہیں ہو سکتا، کیوں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان معنوں میں واحد کہلایا جاتا ہے کہ جو معنی کائنات کے کسی فرد میں نہیں پائے جا سکتے۔ خدائے تعالیٰ نہ تو محدود ہے، اور نہ اربعہ عناصر سے مرکب کوئی جسم ہے، اور نہ ہی کسی کام کی انجام دہی کے لیے اسے آلاتِ ظاہری کی ضرورت ہے، اور نہ ہی اسے ممکنات کی طرح کوئی جہت حاوی ہے۔

معراج

صحیح ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو سیر کرائی گئی، اور آپ جسم مبارک کے ساتھ حالت بیداری میں آسمان کی طرف تشریف لے گئے، اور معلوم نہیں کہ کہاں سے

کہاں تک پہنچے۔ خدا نے ان پر وہاں جو چاہا اعزاز و اکرام کیا اور جو کچھ وہاں بتلانا چاہا بتلا دیا۔ جو کچھ انھوں نے دیکھا اسے نہ جھٹلایا۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں ان پر رحمتیں نازل فرمائے۔

حوض

ہم اس حوض کو مانتے ہیں جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی تشنہ کام امت کی سیرابی کے لیے عطا ہوا۔

شفاعت

ہم اس شفاعت کو بھی مانتے ہیں جو کہ آپ کی امت کے لیے محفوظ رکھی گئی ہے، جیسا کہ احادیث اس پر شاہد ہیں۔

میثاق

ہم اُس میثاق کے بھی قائل ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام و اولادِ آدم علیہ السلام سے عالم اَلَسْت میں لیا تھا۔

علم باری تعالیٰ

اللہ سبحانہ ازل سے جنتیوں اور جہنمیوں کی تعداد سے واقف ہے، جن میں کمی بیشی نہیں ہوگی۔ ایسے ہی وہ افعال جو بندوں سے سرزد ہونے والے ہیں ازل سے جانتا ہے اور ہر شخص کو اپنی فطرت کی تکمیل کے لیے اسباب بہم پہنچائے جاتے ہیں۔

نجات و ہلاکت

انسان کے اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔ سعادت و شقاوت مقدر ہیں یہ وہ اسرار الٰہیہ ہیں کہ جن کو نہ تو کوئی مقرب فرشتہ جان سکتا ہے اور نہ نبی مرسل پا سکتا ہے۔ قضا و قدر

میں زیادہ غور کرنا نامرادی و ناکامی اور گمراہی کا پیش خیمہ ہے۔ ان امور میں نظر و فکر سے بچو۔ اللہ تعالیٰ نے تقدیر کے علم کو مخلوقات سے مخفی رکھا ہے۔ اس کی طرف توجہ کرنے سے روک دیا ہے۔ خود فرماتے ہیں:

لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ۔ (الانبیاء:۲۳)

اس سے کوئی پوچھ نہیں سکتا، اور ان سب سے پوچھا جائے گا۔

اب بھی اگر کوئی شخص مسائل تقدیر پر اعتراض کرنے لگ جائے تو اس نے قرآن شریف کے حکم کی ناحق تردید کی اور جو قرآن حکیم کی تردید کرے گا وہ کافروں میں شمار ہوگا۔ اس علم کی طرف بجز روشن خیال اولیا کے جو "راسخون فی العلم" کا درجہ رکھتے ہیں، دیگر عوام الناس کو توجہ دلانے کی ضرورت نہیں۔ کیوں کہ علم کی دو قسمیں ہیں: موجود، مفقود۔ علم موجود کا منکر کافر ہے۔ اور علم مفقود (غیب) کا دعویٰ کفر ہے۔ ایمان صرف قبولِ علومِ موجود اور ترکِ علمِ مفقود کا نام ہے۔

لوح و قلم

ہم لوح و قلم کو بھی مانتے ہیں اور جو کچھ اس میں لکھا ہے۔ اگر تمام عالم احکامِ لوح و قلم کے خلاف کوشش کرنی چاہے تو وہ کوشش رائگاں جائے گی اور قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے وہ اس لوح میں درج ہے۔ جو چیز انسان کی قسمت میں لکھی گئی ہے وہ کبھی ٹل نہیں سکتی، اور جو چیز نہیں لکھی گئی وہ کبھی مل نہیں سکتی۔ مانو کہ اللہ تعالیٰ کا علم کائنات کے علم کے متعلق ان کے وجود سے بھی پہلے تھا۔ تمام چیزوں کو اس نے اپنے ارادہ کے مطابق ایسی صورت سے مقدر کر دیا کہ وہ محکم تقدیر نہ تو ٹوٹ سکتی ہے، نہ تبدیل ہو سکتی ہے، نہ کوئی دوسرا شخص اس کے خلاف حکم نافذ کر سکتا ہے، نہ کوئی اس کے حکم کو دور کر سکتا ہے، نہ کوئی اس کے حکم کی ترمیم کر سکتا ہے، نہ کوئی اپنے محل سے اسے ٹال سکتا ہے، اور آسمان و زمین کے رہنے والوں میں سے کوئی بھی اس کے حکم میں کمی بیشی

نہیں کرسکتا۔ (یاد رکھو) مسئلہ تقدیر پر ایمان کے عقائد اور خدائے تعالیٰ کی پہچان کے اصولوں اور اس کو رب اور واحد ماننے کے ضمن میں داخل ہے جیسے کہ ارشاد ہے:

خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا۔ (الفرقان:۲)

اللہ تعالیٰ نے ہر ایک شئے کو پیدا کیا، ہر ایک کی تقدیر کا اندازہ کیا۔

وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا۔ (الاحزاب:۳۸)

خداوند تعالیٰ کے تمام کام تقدیر میں مقرر اندازہ پر ہیں۔

ان لوگوں کی حالت قابل رحم ہے جو مسئلہ تقدیر میں خدائے تعالیٰ پر اعتراض کرتے ہیں اور اپنی کوتاہ عقل کو مسئلہ تقدیر پر بحث کے لیے پیش کرتے ہیں اور غیب کے مخفی راز کے جال میں اپنے وہم کو پھنسا دیتے ہیں اور اپنے کہنے کے باعث افترا پرداز اور الٹے گنہ گار ہو گئے۔

عرش وکرسی

کے متعلق جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں بیان فرمایا اس کو ہم حق مانتے ہیں، مگر یہ کبھی نہیں کہہ سکتے کہ خدائے برتر عرش وغیرہ کی طرف محتاج ہے، بل کہ وہ سب سے بے نیاز ہے۔ ہر چیز کو محیط اور پھر اس سے کہیں بالاتر ہے۔ الغرض کائناتِ عالم احاطہ اوصافِ الٰہیہ سے عاجز ہے۔

خلتِ ابراہیمی

ہم مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنی دوستی اور موسیٰ علیہ السلام کو اپنی ہم کلامی کا اعزاز بخشا۔ ہم تمام فرشتوں، پیغمبروں اور اُن کتابوں کو جو انبیا علیہم السلام پر نازل کی گئیں دل وجان سے مانتے ہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ حضرات بے شک حق پر تھے۔

کفر و اِسلام

ہم کسی اہل قبلہ کو اسلامی فہرست سے خارج نہیں کرتے جب تک وہ شرعی اوامر و نواہی کے مقر و مصدق رہے۔

مباحثہ

ہم اللہ سبحانہ کی ذات میں غور وخوض کرنا ناجائز خیال کرتے ہیں۔ہم دین متین اور قرآن حکیم سے معارضہ نہیں کرتے۔ہمیں یقین ہے کہ قرآن مجید خدا کا کلام ہے جو بہ ذریعہ وحی سید المرسلین ﷺ پر نازل ہوا۔ دنیا اس کلام معجز نظام کے مقابلہ سے عاجز ہے۔ہم قرآن مجید کو مخلوق نہیں کہتے۔ہم مسلمانوں کی بڑی جماعت کی مخالفت نہیں کرتے۔اگر کوئی مسلمان گناہ کو حلال نہ سمجھے تو ہم اسے کافر نہیں کہتے۔ہم یہ کبھی نہیں کہتے کہ ایمان دار کو برے اعمال نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ہم نیکو کار مومنوں کی نجات کی امید کرتے ہیں اور ان کی سزا سے خائف ہیں اور قطعی طور پر ان کے لیے جنت کی شہادت نہیں دے سکتے۔گنہ گار مومنوں کے لیے مغفرت کی دعا مانگتے ہیں۔ان کے متعلق عذاب کا ڈر ہے،گو ان کی نجات کے متعلق یقین نہیں،لیکن بالکل مایوس بھی نہیں ہوتے،کیوں کہ قطعاً مایوس ہو جانا، یا بالکل ہی نڈر ہو جانا ملتِ بیضا کے زریں اصولوں کے قطعاً خلاف ہے(مسلم کا شیوہ خوف و رجا ہونا چاہیے) صحیح راستہ دونوں کے بین بین ہے۔ایمان سے آدمی اُس وقت خارج ہوتا ہے جب کسی جزوِ ایمان کا منکر ہو۔

اِیمان

الٰہی احکام کے ساتھ دلی عقیدت اور زبانی اقرار کا نام ایمان ہے۔اور قرآن حکیم اور رسول اللہ ﷺ کی وہ تمام ہدایات جو صحیح اسناد سے ہم تک پہنچی ہیں وہ سب سچ ہیں۔ ایمان ایک ہے اور اہل ایمان اصل ایمان میں سب مساوی ہیں۔اگر کچھ فرق ہے تو

صرف خشیت اور تقویٰ یعنی شہواتِ نفسانی کی مخالفت اور بہترین چیزوں کی پابندی سے۔ متقی مومنین سب اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔تمام مسلمان خدا کے دوست ہیں۔جس قدر کوئی مسلم اتباع القرآن اور عبادۃ الرحمن میں آگے بڑھے گا اسی قدر اللہ کے نزدیک زیادہ قدر و منزلت کا مستحق ہوگا۔ایمان میں مندرجہ ذیل باتیں بھی شامل ہیں کہ ''خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتوں، اور اس کی کتابوں، اور اس کے رسولوں، اور یومِ آخرت، اور تقدیر کے خیر و شر اور موافق و مخالف کے اللہ کی طرف سے ہونے کو مانا جائے'' اور ہم ان تمام باتوں پر ایمان رکھتے ہیں، اور ہم اس کے تمام رسولوں کو بلا اِستثنا مانتے ہیں، اور اُس کے تمام انبیا علیہم السلام کو مع ان کی مقدس کتابوں کے سچا جانتے ہیں۔کبیرہ گناہوں کے مرتکب اگر توحید کی حالت میں مریں تو وہ ابدالآباد تک جہنم میں نہیں رہیں گے، گو وہ بلا توبہ ہی مرے ہوں، اگر خدا سے ملاقات کے وقت دل سے تصدیق کرتے ہوں۔وہ خدا تعالیٰ کی مرضی پر چھوڑے گئے ہیں، اگر چاہے تو اپنے فضل سے معاف ہی کردے، جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:

وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۔ (النساء:۴۸-۱۱۶)

یعنی شرک کے سوا جس کے لیے جو گناہ چاہے معاف کردے۔

اور اگر چاہے تو بہ تقاضائے عدل و انصاف بہ قدر گناہ جہنم رسید کرے۔اور پھر مطیع شفیعوں کی شفاعت یا اپنی مرضی سے ان کو نکال کر جنت میں داخل کرے، کیوں کہ خدا اپنے پہچاننے والوں کا دوست ہے، اور ایسے مجرموں کی حالت دونوں جہانوں میں کبھی ان اہل نار کی طرح نہیں ہوسکتی جو ہدایت الٰہیہ سے قطعاً ناکام اور اس کی دوستی سے بالکل بے بہرہ رہے۔اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کے مولیٰ! ہمیں اسلام پر ثابت قدم رکھ، یہاں تک کہ تجھے اسلام ہی کی حالت میں آملیں۔ہر ایک مسلم کے پیچھے خواہ وہ فاسق ہی کیوں نہ ہو نماز پڑھنا جائز ہے، اور ایسے ہی ہر مسلم پر نماز جنازہ پڑھنی

چاہیے۔ ہم کسی مسلم کے جہنمی یا جنتی ہونے کی نسبت کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہم کسی مسلمان کو مشرک، منافق یا کافر نہیں کہتے، جب تک وہ ایسے امور کا مرتکب نہ ہو جو شرک یا نفاق پر دلیل ہوں۔

غیبی اُمور

ان کے دلی حالات کو ہم اللہ تعالیٰ پر چھوڑتے ہیں، کسی مسلمان پر جب تک کہ وہ واجب القتل نہ ہو تلوار اٹھانا شرعاً حرام ہے۔

حرمتِ بغاوت

مسلم حکام کے خلاف سازش کرنا یا نافرمان ہونا یا بددعا کرنا ناجائز ہے، گو وہ ظالم ہی کیوں نہ ہوں، کیوں کہ ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت کے ساتھ فرض ہے جب تک کہ وہ معصیت کا حکم نہ دیں، ان کے لیے بہتری اور عافیت کی دعا کرتے رہیں۔

فرقہ بندی کی مخالفت

ہم اہل السنت والجماعت کا اتباع کرتے ہیں۔ مسلمانوں کی جماعت سے الگ رہنے اور ان کی مخالفت اور فرقہ بندی سے پرہیز کرتے ہیں۔ ہر عادل و امین کو دوست، ہر ظالم و خائن کو مبغوض خیال کرتے ہیں، اور ہمیں یقین ہے کہ جو چیزیں ہم پر مشتبہ ہیں اللہ تعالیٰ ان کو خوب جانتا ہے۔

مسح الخفین

سفر اور حضر میں موزوں پر مسح کرنا ہمارے ہاں مسلّم ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

حج و جہاد

بہ شرطِ استطاعت فریضہ حج کو اور مسلم حاکم یا بادشاہ کے ساتھ مل کر (خواہ نیک ہو یا بد) دشمنانِ اسلام سے قیامت تک جہاد کرنا فرض ہے۔ حج اور جہاد کو نہ تو کوئی چیز باطل کر سکتی ہے اور نہ توڑ سکتی ہے۔

محافظ فرشتے اور ملک الموت

کراماً کاتبین کو حق سمجھتے ہیں، خدا نے ان کو ہمارا محافظ بنایا۔ اور ملک الموت پر بھی ہمارا یقین ہے، جو تمام چیزوں کے ارواح قبض کرنے پر موکل ہے۔

عذاب قبر

مستحق عذاب یا ثواب کے لیے قبر کا عذاب یا ثواب ہم تسلیم کرتے ہیں۔ سوالاتِ نکیرین کو خدا اور رسول اور دین کے بارے میں سچ سمجھتے ہیں، جیسا کہ احادیث نبوی اور صحابہ کرام سے مروی ہے، اور اس امر کو بھی مانتے ہیں کہ قبر یا تو گلشن جنت ہے یا آگ کا گڑھا۔

روزِ حشر اور حساب وکتاب

ہم روز حشر، جزائے اعمال، اللہ تعالیٰ کے پیش ہونے، حساب کتاب اور اعمال ناموں کے پڑھنے اور جزا و سزا اور وزنِ اعمال و پل صراط سب چیزوں کے قائل ہیں۔ جنت و جہنم اللہ تعالیٰ کی ایسی مخلوق چیزیں ہیں جو کبھی فنا و برباد نہ ہوں گی۔ خدا تعالیٰ نے کائنات کو پیدا کرنے سے پیش تر جنت و جہنم کو بنایا۔ بعض لوگوں کو جنت اور بعض کو جہنم کے قابل بنایا، جن کو چاہے گا اپنی عنایت سے جنت میں اور جن کو چاہے گا بہ وجہ انصاف جہنم میں لے جائے گا۔ ہر شخص سے اس کی فطرت کے مطابق افعال سرزد ہوتے ہیں۔ ہر شخص اُس طرف جانے والا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔

خیر و شر

خیر و شر بندوں کے لیے مقدر ہو چکا ہے۔ (استطاعت دو قسم کی ہے) ایک وہ جس کے بعد صدورِ فعل لازمی ہوتا ہے۔ یہ ایسی صفت ہے جس کے ساتھ مخلوق کا اتصاف نہیں ہوتا۔ یہ محض توفیق الٰہی سے ہے۔ اس کا وجود فعل کے ساتھ ہوتا ہے۔ دوسری استطاعت صحت بدن، وسعتِ مال و قدرتِ آلات اور سلامتِ اعضا کا نام ہے۔ یہ قبل از فعل موجود ہوتی ہے، اور اسی پر مدارِ تکلیف ہے، جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔ (البقرة:۲۸۶)

اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔

بندوں کے تمام افعال اللہ تعالیٰ کے مخلوق اور انسانوں کے کسب کردہ ہیں۔

خارج از اِستطاعت افعال

اللہ تعالیٰ کسی پر خارج از طاقت بوجھ نہیں ڈالتا اور جن کاموں کی وہ طاقت دیے گئے ہیں اتنا ہی ان پر بوجھ ڈالا گیا ہے، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کی بعینہٖ یہی تفسیر ہے۔ جب تک کہ خدائی امداد شامل حال نہ ہو کسی شخص کو گناہ سے ہٹنا اور اس سے دور ہونے کا حیلہ سوچنا نصیب نہیں ہو سکتا۔ کبھی کوئی شخص طاعت و عبادت پر ثابت قدم نہیں رہ سکتا جب تک کہ خدائی توفیق اس کے ہم راہ نہ ہو۔ تمام چیزیں اللہ کی مشیت اور اس کے علم اور قضا و قدر سے چل رہی ہیں۔ اس کی مشیت تمام ارادوں پر غالب ہے، اور اس کی قضا تمام تدبیروں پر غالب ہے، جو چاہے کرے، لیکن وہ کبھی ظالم نہیں کہا جا سکتا۔ ہر برائی اور ہلاکت سے منزہ اور ہر عیب و نقصان سے مبرا ہے۔ خدائی کاموں کی علت کوئی نہیں دریافت کر سکتا اور وہ ہر شخص سے ہر وقت باز پرس کر سکتا ہے۔

مرنے والوں کے لیے دعا

زندہ لوگوں کی دعا و خیرات مُردوں کے لیے مفید ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ دعاؤں کو ضرور منظور کرتا ہے، اور حاجتوں کو پورا کرتا ہے۔ خدا ہر چیز کا مالک ہے، کسی کا مملوک نہیں۔

اِحتیاج

کبھی کوئی دم بھر کے لیے بھی اللہ تعالیٰ سے مستغنی نہیں ہوسکتا۔ اگر کسی کا یہ خیال ہو تو کافر اور خاسر ہے۔ خدا تعالیٰ راضی اور ناراض ہوتا ہے، مگر ہماری خوشی اور ناراضگی کی طرح نہیں۔

موالات

ہم تمام صحابہ کرام سے محبت رکھتے ہیں، مگر کسی کی محبت میں حد سے نہیں گزرتے، اور نہ کسی پر تبرا کرتے ہیں۔ اُن کے دشمنوں اور عیب جوؤں کو اپنا دشمن تصور کرتے ہیں اور بغیر نیکی کے انہیں یاد نہیں کرتے۔ اور ان کی دوستی کو اپنا دین و ایمان اور احسان سمجھتے ہیں، اور ان کی دشمنی کو کفر و نفاق اور گم راہی خیال کرتے ہیں۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ اول سمجھتے ہیں، اور ساری امت سے ان کو افضل و مقدم خیال کرتے ہیں۔ خلیفہ دوم حضرت عمر، خلیفہ سوم حضرت عثمان اور خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں، اور یہی خلفاے راشدین اور ائمہ مہدیین ہیں۔

عشرۂ مبشرہ

ہم ان عشرہ مبشرہ کو کہ جن کا نام لے کر رسول اللہ ﷺ نے جنتی فرمایا جنتی ہونے کی شہادت دیتے ہیں، اس لیے کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے اور آپ کا ارشاد برحق ہے۔ اور

وہ اصحاب یہ ہیں: ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد، سعید، عبدالرحمن بن عوف، ابوعبیدہ بن الجراح امین الامت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اصحاب، ازواجِ مطہرات وآلِ نبی

جو شخص اصحاب النبی ﷺ ازواج مطہرات، آل رسول اللہ ﷺ کے متعلق نیک وپاکیزہ خیالات رکھتا ہے وہ منافق نہیں۔ علمائے سلف صالحین وتابعین اور ان کے بعد تمام محدثین وفقہا ان کی تعریف بیان کرتے ہیں اور اگر کوئی شخص انہیں اچھا نہ سمجھے تو وہ مسلمانوں کے طریقہ پر نہیں۔

اولیا

ہم کسی ولی کو کسی نبی سے اچھا نہیں سمجھتے، بل کہ ہمارا اعتقاد ہے کہ ایک نبی بھی تمام اولیا سے زیادہ معزز ہے۔ ہم اُن کی اُن کرامات کے قائل ہیں جو معتبر لوگوں کی روایات سے ثابت ہوں۔

دجال ومسیح ودابۃ الارض وغیرہ

ہم یقین کرتے ہیں کہ دجال نکلے گا، مسیح آسمان سے اتریں گے، اور سورج مغرب کی طرف سے نکلے گا، اور دابۃ الارض بھی اپنی معہود جگہ سے ظاہر ہوگا۔

کاہن

ہم کسی کاہن اور نجومی کے قائل نہیں اور نہ ہی کسی ایسی بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ جو قرآن حکیم اور سنت رسول اللہ ﷺ اور اجماع امت کے خلاف ہو۔

جماعت

اتفاقِ جماعت کو درست وثواب اور فرقہ بندی کو کج روی اور باعث عذاب سمجھتے ہیں۔

اِسلام

خدا تعالیٰ کا دین زمین و آسمان میں ایک ہی ہے، اور وہ اسلام ہی ہے، جیسے ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ۔ (آل عمران:۱۹)

یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اِسلام ہی ہے۔

اور دوسری جگہ فرمایا:

رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ (المائدۃ:۳)

یعنی اسلام ہی کو مَیں نے تمھارے لیے دین پسند کیا ہے۔

یہ وہ دین ہے جو اِفراط وتفریط، تشبیہ وتعطیل (خدا کو بے کار سمجھنا)، جبر (خود کو بے اِختیار) وقدر، امن و یاس کے بین بین ہے، یہی ظاہر و باطن میں ہمارا دین اور ہمارا اِعتقاد ہے۔ ہم خدا کے سامنے اعتقاداتِ مذکورہ بالا کے مخالف سے مقاطعہ کا اِعلان کرتے ہیں۔

دعا

ہم خدا تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں کہ ایمان پر ہمیں قائم رکھے اور خاتمہ بالخیر ہو۔ اور مشبہہ، مجسمہ، قدریہ، جبریہ جیسے مختلف الآرا باطل فرقوں سے خدا تعالیٰ محفوظ رکھے، جنھوں نے مذہب حق کی مخالفت کی اور گمراہی کو مذاہب میں شامل کرلیا، ہم اُن سے بیزار ہیں۔ وہ سب ہمارے ہاں گم راہ اور ردی ہیں۔ ہم آخر میں خدا کی تعریف کرتے ہیں اور اپنے مقتدیٰ رسول اور آپ کی آل واصحاب پر ابدالآباد تک درود وصلوٰۃ بھیجنے کی جناب الٰہی میں عرض کرتے ہیں۔ اے خدا! ہماری دعا قبول کر!

العقيدة الطحاوية

للإمام أبي جعفر أحمد بن محمّد الوراق
الطحاوي الحنفي المصري
رحمه الله

دار الإسلام

بسم الله الرحمن الرحيم

هذا ذكر بيان عقيدة أهل السنة والجماعة على مذهب فقهاء الملة أبي حنيفة النعمان بن ثابت الكوفي، وأبي يوسف يعقوب بن إبراهيم الأنصاري، وأبي عبد الله محمد بن الحسن الشيباني رضوان الله عليهم أجمعين، وما يعتقدون من أصول الدين ويدينون به رب العالمين.

نقول في توحيد الله معتقدين بتوفيق الله:

إن الله واحد لا شريك له. ولا شيء مثله. ولا شيء يعجزه. ولا إله غيره. قديم بلا ابتداء، دائم بلا انتهاء. لا يفنى ولا يبيد. ولا يكون إلا ما يريد. لا تبلغه الأوهام، ولا تدركه الأفهام. ولا يشبه الأنام. حي لا يموت، قيوم لا ينام. خالق بلا حاجة، رازق بلا مؤنة. مميت بلا مخافة، باعث بلا مشقة. ما زال بصفاته قديما قبل خلقه، لم يزدد بكونهم شيئا لم يكن قبلهم من صفاته، وكما كان بصفاته أزليا، كذلك لا يزال عليها أبديا. ليس منذ خلق الخلق استفاد اسم الخالق، ولا بإحداث البرية استفاد اسم الباري. له معنى الربوبية ولا مربوب، ومعنى الخالق ولا مخلوق. وكما أنه محيي الموتى بعدما أحيا، استحق هذا الاسم قبل إحيائهم، كذلك استحق اسم الخالق قبل إنشائهم. ذلك بأنه على كل شيء قدير، وكل شيء إليه فقير، وكل أمر عليه يسير، لا

يحتاج إلى شيء، ليس كمثله شيء، وهو السميع البصير. خلق الخلق بعلمه. وقدر لهم أقدارا. وضرب لهم آجالا. لم يخف عليه شيء قبل أن يخلقهم، وعلم ما هم عاملون قبل أن يخلقهم. وأمرهم بطاعته، ونهاهم عن معصيته. و كل شيء يجري بقدرته ومشيئته، ومشيئته تنفذ، ولا مشيئة للعباد إلا ما شاء لهم، فما شاء لهم كان، وما لم يشأ لم يكن. يهدي من يشاء، ويعصم ويعافي من يشاء فضلا، ويضل من يشاء، ويخذل ويبتلي عدلا. وكلهم يتقلبون في مشيئته، بين فضله وعدله. لا راد لقضائه، ولا معقب لحكمه، ولا غالب لأمره. آمنا بذلك كله، وأيقنا أن كلا من عنده.

وأن محمدا عبده المصطفى، ونبيه المجتبى، ورسوله المرتضى. وأنه خاتم الأنبياء، وإمام الأتقياء، وسيد المرسلين، وحبيب رب العالمين. وكل دعوى النبوة بعده فغي وهوى. وهو المبعوث إلى عامة الجن وكافة الورى، بالحق والهدى، وبالنور والضياء.

وإن القرآن كلام الله، منه بدا بلا كيفية قولا. وأنزله على نبيه وحيا، و صدقه المؤمنون على ذلك حقا، وأيقنوا أنه كلام الله تعالى بالحقيقة، ليس بمخلوق ككلام البرية، فمن سمعه و زعم أنه كلام البشر فقد كفر، وقد ذمه الله وعابه وأوعده بسقر، حيث قال تعالى:

سأصليه سقر. (المدثر:26)

فلما أوعد الله بسقر لمن قال:

إن هذا إلا قول البشر. (المدثر:25)

علمنا أنه قول خالق البشر، ولا يشبه قول البشر. ومن وصف الله

بمعنى من معاني البشر فقد كفر، فمن أبصر هذا اعتبر، وعن مثل قول الكفار انزجر، وعلم أن الله تعالى بصفاته ليس كالبشر.

والرؤية حق لأهل الجنة، بغير إحاطة ولا كيفية، كما نطق به كتاب ربنا:

وجوه يومئذ ناضرة إلى ربها ناظرة. (القيامة:22-23)

وتفسيره على ما أراد الله تعالى وعلمه، وكل ما جاء في ذلك من الحديث الصحيح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو كما قال، ومعناه على ما أراد، لا ندخل في ذلك متأولين بآرائنا، ولا متوهمين بأهوائنا، فإنه ما سلم في دينه إلا من سلم للّٰه عز وجل ولرسوله صلى الله عليه وسلم، ورد علم ما اشتبه عليه إلى عالمه. ولا يثبت قدم الإسلام إلا على ظهر التسليم والاستسلام فمن رام علم ما حظر عنه علمه، ولم يقنع بالتسليم فهمه، حجبه مرامه عن خالص التوحيد، وصافي المعرفة، وصحيح الإيمان، فيتذبذب بين الكفر والإيمان، والتصديق والتكذيب، والإقرار والإنكار، موسوسا تائها، شاكا زائغا، لا مؤمنا مصدقا، ولا جاحدا مكذبا. ولا يصح الإيمان بالرؤية لأهل دار السلام لمن اعتبرها منهم بوهم، أو تأولها بفهم إذا كان تأويل الرؤية - وتأويل كل معنى يضاف إلى الربوبية - بترك التأويل ولزوم التسليم، وعليه دين المسلمين، ومن لم يتوق النفي والتشبيه زل ولم يصب التنزيه. فإن ربنا جل وعلا موصوف بصفات الوحدانية، منعوت بنعوت الفردانية، ليس في معناه أحد من البرية. تعالى عن الحدود والغايات، والأركان والأعضاء والأدوات، لا تحويه

الجهات الست كسائر المبتدعات.

والمعراج حق، وقد أسرى بالنبي صلى الله عليه وسلم، وعرج بشخصه في اليقظة، إلى السماء، ثم إلى حيث شاء الله من العلا، وأكرمه الله بما شاء، وأوحى إليه ما أوحى، ما كذب الفؤاد ما رأى، فصلى الله عليه وسلم في الآخرة والأولى.

والحوض الذي أكرمه الله تعالى به -غياثا لأمته- حق.

والشفاعة التي ادخرها لهم حق، كما روي في الأخبار.

والميثاق الذي أخذه الله تعالى من آدم وذريته حق.

وقد علم الله تعالى فيما لم يزل عدد من يدخل الجنة، ويدخل النار، جملة واحدة، فلا يزاد في ذلك العدد، ولا ينقص منه. وكذلك أفعالهم فيما علم منهم أن يفعلوه، وكل ميسر لما خلق له.

والأعمال بالخواتيم، والسعيد من سعد بقضاء الله، والشقي من شقي بقضاء الله تعالى.

وأصل القدر سر الله تعالى في خلقه، لم يطلع على ذلك ملك مقرب ولا نبي مرسل، والتعمق والنظر في ذلك ذريعة الخذلان، وسلم الحرمان، ودرجة الطغيان، فالحذر كل الحذر من ذلك نظرا وفكرا ووسوسة، فإن الله تعالى طوى علم القدر عن أنامه، ونهاهم عن مرامه، كما قال الله تعالى:

لا يسأل عما يفعل وهم يسألون. (الأنبياء:23)

فمن سأل: لم فعل؟ فقد رد حكم الكتاب، ومن رد حكم الكتاب كان من الكافرين. فهذا جملة ما يحتاج إليه من هو منور قلبه من أولياء

الله تعالى، وهي درجة الراسخين في العلم، لأن العلم علمان: علم في الخلق موجود، وعلم في الخلق مفقود، فإنكار العلم الموجود كفر، وادعاء العلم المفقود كفر، ولا يثبت الإيمان إلا بقبول العلم الموجود، وترك طلب العلم المفقود.

ونؤمن باللوح والقلم وجميع ما فيه قد رقم. فلو اجتمع الخلق كلهم على شيء كتبه الله تعالى فيه أنه كائن ليجعلوه غير كائن لم يقدروا عليه، ولو اجتمعوا كلهم على ما لم يكتبه الله تعالى فيه ليجعلوه كائنا لم يقدروا عليه، جف القلم بما هو كائن إلى يوم القيامة وما أخطأ العبد لم يكن ليصيبه، وما أصابه لم يكن ليخطئه. وعلى العبد أن يعلم أن الله قد سبق علمه في كل كائن من خلقه، فقدر ذلك بمشيئته تقديرا محكما مبرما، ليس فيه ناقض، ولا معقب، ولا مزيل، ولا مغير، ولا محول، ولا ناقص، ولا زائد من خلقه في سماواته وأرضه، وذلك من عقد الإيمان، وأصول المعرفة، والاعتراف بتوحيد الله تعالى وربوبيته، كما قال الله تعالى:

وخلق كل شيء فقدره تقديرا. (الفرقان:2)

وقال تعالى:

وكان أمر الله قدرا مقدورا. (الأحزاب:38)

فويل لمن صار للّٰه تعالى في القدر خصيما، وأحضر للنظر فيه قلبا سقيما، لقد التمس بوهمه في محض الغيب سرا كتيما، وعاد بما قال فيه أفاكا أثيما.

والعرش والكرسي حق، كما قال الله تعالى في كتابه. وهو جل و

علا، مستغن عن العرش وما دونه. محيط بكل شيء وفوقه، وقد أعجز عن الإحاطة خلقه.

ونقول إن الله اتخذ إبراهيم خليلا، وكلم موسى تكليما، إيمانا وتصديقا وتسليما. ونؤمن بالملائكة والنبيين، والكتب المنزلة على المرسلين، ونشهد أنهم كانوا على الحق المبين.

ونسمي أهل قبلتنا مسلمين مؤمنين، ما داموا بما جاء به النبي صلى الله عليه وسلم معترفين، وله بكل ما قاله وأخبر مصدقين.

ولا نخوض في الله عز وجل، ولا نماري في الدين، ولا نجادل في القرآن، ونعلم أنه كلام رب العالمين، نزل به الروح الأمين، فعلمه محمدا سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم وعلى آله اجمعين، وكلام الله تعالى لا يساويه شيء من كلام المخلوقين، ولا نقول بخلقه، ولا نخالف جماعة المسلمين.

ولا نكفر أحدا من أهل القبلة بذنب ما لم يستحله. ولا نقول لا يضر مع الإيمان ذنب لمن عمله. ونرجو للمحسنين من المؤمنين ولا نأمن عليهم، ولا نشهد لهم بالجنة، ونستغفر لمسيئهم ونخاف عليهم ولا نقنطهم. والأمن والإياس ينقلان عن الملة، وسبيل الحق بينهما لأهل القبلة. ولا يخرج العبد من الإيمان إلا بجحود ما أدخله فيه.

والإيمان هو الإقرار باللسان، والتصديق بالجنان. وان جميع ما انزل الله تعالى فى القرآن وجميع ما صح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من الشرع والبيان كله حق. والإيمان واحد، وأهله في أصله سواء، والتفاضل بينهم بالخشية والتقى، ومخالفة الهوى، وملازمة

الأولى. والمؤمنون كلهم أولياء الرحمن، وأكرمهم عند الله أطوعهم وأتبعهم للقرآن.

والإيمان هو الإيمان بالله، وملائكته، وكتبه، ورسله، واليوم الآخر، والقدر، خيره وشره، وحلوه ومره، من الله تعالى. ونحن مؤمنون بذلك كله، لا نفرق بين أحد من رسله، ونصدقهم كلهم على ما جاؤوا به.

وأهل الكبائر في النار لا يخلدون، إذا ماتوا وهم موحدون، وإن لم يكونوا تائبين، بعد أن لقوا الله عارفين، وهم في مشيئته وحكمه، إن شاء غفر لهم وعفا عنهم بفضله، كما ذكر الله عز وجل في كتابه:

ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء. (النساء:48و116)

وإن شاء عذبهم في النار بعدله، ثم يخرجهم منها برحمته وشفاعة الشافعين من أهل طاعته، ثم يبعثهم إلى جنته، ذلك بأن الله تعالى مولى أهل معرفته، ولم يجعلهم في الدارين كأهل نكرته، الذين خابوا من هدايته، ولم ينالوا من ولايته. اللهم يا ولي الإسلام وأهله، مسكنا على الإسلام حتى نلقاك به.

ونرى الصلاة خلف كل بر وفاجر من أهل القبلة، و على من مات منهم. ولا ننزل أحدا منهم جنة ولا نارا، ولا نشهد عليهم بكفر ولا بشرك ولا بنفاق، ما لم يظهر منهم شيء من ذلك، ونذر سرائرهم إلى الله تعالى.

ولا نرى السيف على أحد من أمة محمد صلى الله عليه وسلم إلا من وجب عليه السيف. ولا نرى الخروج على أئمتنا وولاة أمورنا،

وإن جاروا، ولا ندعوا عليهم، ولا ننزع يدا من طاعتهم، ونرى طاعتهم من طاعة الله عز وجل فريضة، ما لم يأمروا بمعصية، وندعوا لهم بالصلاح والمعافاة.

ونتبع السنة والجماعة ونجتنب الشذوذ والخلاف والفرقة. ونحب أهل العدل والأمانة، ونبغض أهل الجور والخيانة. ونقول الله أعلم فيما اشتبه علينا علمه.

ونرى المسح على الخفين، في السفر والحضر، كما جاء في الأثر.

والحج والجهاد ماضيان مع أولي الأمر من المسلمين، برهم وفاجرهم، إلى قيام الساعة، لا يبطلهما شيء ولا ينقضهما.

ونؤمن بالكرام الكاتبين، فإن الله قد جعلهم علينا حافظين. ونؤمن بملك الموت، الموكل بقبض أرواح العالمين. وبعذاب القبر ونعيمه لمن كان له أهلا، وسؤال منكر ونكير في قبره عن ربه ودينه ونبيه، على ما جاءت به الأخبار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، وعن أصحابه رضي الله عنهم. والقبر روضة من رياض الجنة، أو حفرة من حفر النيران.

ونؤمن بالبعث وجزاء الأعمال يوم القيامة، والعرض و الحساب، وقراءة الكتاب، والثواب والعقاب، والصراط والميزان.

والجنة والنار مخلوقتان لا تفنيان أبدا ولا تبيدان، وإن الله تعالى خلق الجنة والنار قبل الخلق، وخلق لهما أهلا، فمن شاء منهم للجنة فضلا منه، ومن شاء منهم للنار عدلا منه، وكل يعمل لما قد فرغ له، وصائر إلى ما خلق له.

والخير والشر مقدران على العباد. والاستطاعة التي يجب بها الفعل، من نحو التوفيق الذي لا يجوز أن يوصف المخلوق به، فهي مع الفعل. وأما الاستطاعة من جهة الصحة والوسع، والتمكن وسلامة الآلات، فهي قبل الفعل، وبها يتعلق الخطاب، وهو كما قال الله تعالى:

لا يكلف الله نفسا إلا وسعها. (البقرة:286)

وأفعال العباد خلق الله، وكسب من العباد.

ولم يكلفهم الله تعالى إلا ما يطيقون، ولا يطيقون إلا ما كلفهم وهو تفسير لا حول ولا قوة إلا بالله، لا حيلة لأحد، ولا حول لأحد، ولا حركة لأحد عن معصية الله إلا بمعونة الله، ولا قوة لأحد على إقامة طاعة الله والثبات عليها إلا بتوفيق الله.

وكل شيء يجري بمشيئة الله تعالى وعلمه وقضائه وقدره. غلبت مشيئة المشيئات كلها، وغلب قضاؤه الحيل كلها. يفعل ما يشاء، وهو غير ظالم أبدا، تقدس عن كل سوء وحين، وتنزه عن كل عيب وشين، لا يسأل عما يفعل وهم يسألون.

وفي دعاء الأحياء وصدقاتهم منفعة للأموات. والله تعالى يستجيب الدعوات ويقضي الحاجات.

ويملك كل شيء، ولا يملكه شيء، ولا غنى عن الله تعالى طرفة عين، ومن استغنى عن الله طرفة عين فقد كفر، وصار من أهل الحين. والله تعالى يغضب ويرضى لا كأحد من الورى.

ونحب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، ولا نفرط في

حب أحد منهم، ولا نتبرأ من أحد منهم، ونبغض من يبغضهم، وبغير الخير يذكرهم، ولا نذكرهم إلا بخير، وحبهم دين وإيمان وإحسان، وبغضهم كفر ونفاق وطغيان. ونثبت الخلافة بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم أولا لأبي بكر الصديق رضي الله عنه، تفضيلا له وتقديما على جميع الأمة، ثم لعمر بن الخطاب رضي الله عنه، ثم لعثمان بن عفان رضي الله عنه، ثم لعلي بن أبي طالب رضي الله عنه، وهم الخلفاء الراشدون والأئمة المهديون.

وأن العشرة الذين سماهم رسول الله صلى الله عليه وسلم وبشرهم بالجنة، نشهد لهم بالجنة، على ما شهد لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقوله الحق، وهم أبو بكر، وعمر، وعثمان، وعلي، وطلحة، والزبير، وسعد، وسعيد، وعبد الرحمن بن عوف، وأبو عبيدة بن الجراح وهو أمين هذه الأمة، رضي الله عنهم أجمعين.

ومن أحسن القول في أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وأزواجه، وذرياته فقد برئ من النفاق. وعلماء السلف من الصالحين، والتابعين ومن بعدهم أهل الخير والأثر، وأهل الفقه والنظر لا يذكرون إلا بالجميل، ومن ذكرهم بسوء فهو على غير السبيل.

ولا نفضل أحدا من الأولياء على أحد من الأنبياء ونقول نبي واحد أفضل من جميع الأولياء. ونؤمن بما جاء من كراماتهم، وصح عن الثقات من رواياتهم.

ونؤمن بخروج الدجال، ونزول عيسى ابن مريم عليه السلام

من السماء، ونؤمن بطلوع الشمس من مغربها، وخروج دابة الأرض من موضعها.

ولا نصدق كاهنا ولا عرافا، ولا من يدعي شيئا بخلاف الكتاب والسنة وإجماع الأمة.

ونرى الجماعة حقا وصوابا، والفرقة زيغا وعذابا.

ودين الله في السماء والأرض واحد، وهو دين الإسلام. قال الله تعالى:

إن الدين عند الله الإسلام. (آل عمران:19)

وقال تعالى:

ورضيت لكم الإسلام دينا. (المائدة:3)

وهو بين الغلو والتقصير، وبين التشبيه والتعطيل، وبين الجبر والقدر، وبين الأمن والإياس.

فهذا ديننا واعتقادنا ظاهرا وباطنا، ونحن براء إلى الله من كل من خالف الذي ذكرناه وبيناه.

ونسأل الله تعالى أن يثبتنا على الإيمان، ويختم لنا به، ويعصمنا من الأهواء المختلفة، والآراء المتفرقة، والمذاهب الردية، مثل المشبهة، والجهمية، والقدرية، والجبرية وغيرهم، من الذين خالفوا الجماعة، وحالفوا الضلالة ونحن براء منهم، وهم عندنا ضلال وأردياء.

امام طحاوی

اور

علم حدیث

تحقیق

حضرت مولانا سیّد محمّد شاہ قطب الدّین حسینی صابری
سجادہ نشیں درگاہ حضرت شاہ خاموش و امیر جامعہ نظامیہ، حیدرآباد دکن

دار الاسلام

كِتَابُ التَّوْحِيدِ

تأليف

أبي منصور محمد بن محمد بن محمود الماتريدي السمرقندي

المتوفى سنة ٣٣٣هـ/٩٤٤م

تحقيق

الأستاذ الدكتور بكر طوبال اوغلي والأستاذ المساعد الدكتور محمد آروشي

دار الإسلام

سلسلۂ اِشاعت

متونِ عقائدِ اسلامیہ حنفیہ ماتریدیہ

(مختصرات)

(مطبوع)

۱ عقائدِ حنفیہ (فقہ اکبر و الوصیۃ): سیدنا اِمامِ اعظم ابوحنیفہ، مترجم: مفتی غلام معین الدین نعیمی

۲ عقیدۂ طحاویہ: اِمام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی، مترجم: مولانا محمد نجم الدین

۳ عقائدِ نظامیہ (نظام العقائد): مولانا فخر الدین چشتی نظامی، مترجم: دوست محمد اجمیری

۴ احسن الکلام فی تحقیق عقائد الاسلام: مولانا عبد القادر بدایونی، مترجم: مولانا دلشاد احمد قادری

۵ عقائدِ نوری (العسل المصفّٰی فی عقائد ارباب سنۃ المصطفیٰ): سید شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی

۶ عقائدِ رضویہ (اِعتقاد الاحباب، عقائدِ حقۂ اہلِ سُنت و جماعت): اِمام احمد رضا خان فاضل بریلوی

(تحت الطبع و التحقیق)

۷ عقائدِ نسفیہ: اِمام نجم الدین ابو حفص عمر بن محمد نسفی

۸ قصیدۂ بدء الامالی: اِمام الحرمین ابوالحسن علی بن عثمان محمد دوسی

۹ اِعتقاد نامہ: حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامیؔ

۱۰ تکمیل الایمان: حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی، مترجم: مولانا مشتاق احمد انبیٹھوی

۱۱ عقیدۂ حسنہ: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

۱۲ میزان العقائد: حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی

۱۳ ایمانِ کامل (منظوم): علامہ عبد العزیز پرہاروی

۱۴ الایمان و الاسلام: حضرت مولانا خالد نقش بندی بغدادی

۱۵ العقائد الصحیحہ: حضرت مولانا محمد حسن جان سرہندی مجددی

دارالاسلام کی شائع کردہ تراث علمیہ

1 - المبین (مع تنقید وتبصرہ): پروفیسر سید محمد سلیمان اشرف بہاری رحمۃ اللہ علیہ
2 - عوامی غلط فہمیاں اور ان کی اصلاح: مولانا تطہیر احمد رضوی
3 - نُزْهَةُ الْمَقَالِ فِي لِحْيَةِ الرِّجَالِ: پروفیسر سید محمد سلیمان اشرف بہاری رحمۃ اللہ علیہ
4 - شَرْحُ الْمِرْقَاةِ (شَرْح شَمْس الْعُلَمَاء): علامہ عبدالحق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ
مع: رسالة فِي الوُجُوْدِ الرَّابِطِي: حکیم سید برکات احمد ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ
5 - امام احمد رضا خاں بریلوی ایک ہمہ جہت شخصیت: کوثر نیازی
6 - ابحاث ضروری: حافظ ولی اللہ لاہوری، محشی: فقیر محمد جہلمی، ترتیب: خورشید احمد سعیدی
7 - الرشاد: پروفیسر سید محمد سلیمان اشرف بہاری رحمۃ اللہ علیہ
8 - الروض المجود (وحدۃ الوجود): علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ مترجم: حکیم سید محمود احمد برکاتی
9 - علامہ فضل حق خیر آبادی؛ چند عنوانات: خوشتر نورانی
10 - حیاتِ استاذ العلما مولانا یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ: علامہ غلام رسول سعیدی
11 - مولودِ کعبہ کون؟: مولانا قاری محمد لقمان
12 - مَنْ هُوَ مُعَاوِيَه؟: مولانا قاری محمد لقمان
13 - اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ: مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ
14 - نورِ ایمان (دیوان): مولانا محمد عبدالسمیع بیدلؔ رام پوری رحمۃ اللہ علیہ
15 - توثیق صاحبین: فیصل خان
16 - دفاعِ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ (مجموعہ رسائل): شیخ محمد حیات سندھی، علامہ عبدالعزیز پرہاروی، مولانا عبدالقادر بدایونی، علامہ عبدالرشید جھنگوی، پیر سائیں غلام رسول قاسمی
17 - افضلیت سیدنا صدیق اکبر پر اجماعِ اُمت: فیصل خان رضوی
18 - زبدۃ التحقیق کی روایات کا تنقیدی وتحقیقی جائزہ: فیصل خان رضوی
19 - رسائل مولانا خیرالدین دہلوی (والد ابوالکلام آزاد)، مرتب: محمد رضاء الحسن قادری
20 - اَلثَّوْرَةُ الْهِنْدِيَّة: علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ تحقیق: ڈاکٹر قمر النسا
21 - مدحت امام زین العابدین: فرزدق تمیمی، تحقیق وترجمہ: مولانا اُسید الحق قادری رحمۃ اللہ علیہ
22 - فکر ونظر کے دریچے: مولانا ڈاکٹر غلام زرقانی

23 - عقائدِ نظامیہ: مولانا فخر الدین چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ، مترجم: مولانا سید دوست محمد اجمیری رحمۃ اللہ علیہ
24 - فیضیہ (فن مناظرہ): مولانا فیض الحسن سہارن پوری رحمۃ اللہ علیہ
25 - عرفانِ مذہب و مسلک: یٰسین اختر مصباحی
26 - البوارق المحمدیہ مع احقاق الحق: مولانا شاہ فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ علیہ
27 - فیصلہ (وحدۃ الوجود): شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، ترجمہ و تشریح: مولانا مشتاق احمد انبیٹھوی
28 - ماہ نامہ "جامِ نور"، دہلی] عالم ربانی (مولانا اُسید الحق قادری) نمبر]
29 - کتاب التوحید: امامِ اہل سنت سیدنا امام ابو منصور محمد ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ
30 - حدیث اِفتراقِ اُمت تحقیقی مطالعہ کی روشنی میں: مولانا اُسید الحق قادری رحمۃ اللہ علیہ
31 - دعوتِ دین کے جدید تقاضے: محمد ناصر مصباحی
32 - دعوت و تبلیغ کی راہیں مسدود کیوں؟: ذیشان احمد مصباحی
33 - عقائد نوری (العسل المصفّٰی فی عقائد ارباب سنۃ المصطفٰی): شاہ ابو الحسین احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ
34 - عقائد رضویہ (اِعتقاد الاحباب و عقائد حقہ اہل سنت و جماعت): اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی
35 - حق و باطل کا فیصلہ (فیصل التفرقہ): اِمام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ، مترجم: مفتی دلشاد احمد قادری
36 - تحفۂ سلیمانی (حاشیہ بر تکملہ ملا عبد الغفور): علامہ حافظ غلام محمود پیپلانوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ
37 - میر ایساغوجی: اثیر الدین ابہری و میر سید شریف جرجانی، محشی: محمد بن غلام محمد و مفتی محمد عبد اللہ ٹونکی
38 - تحریر اقلیدس: خواجہ نصیر الدین طوسی، محشی: میرزا اسمٰعیل طبیب طہرانی
39 - دیوان فضل الحق الخیر ابادی، تحقیق و دراسہ: ڈاکٹر سلمہ فردوس سہول و ڈاکٹر خالق داد ملک
40 - تحقیق و تفہیم مع اِفہام و تفہیم: مولانا اُسید الحق محمد عاصم قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ
41 - مناقب الحبیب: خواجہ حاجی محمد نجم الدین سلیمانی رحمۃ اللہ علیہ، مترجم: مولانا محمد رمضان فاروقی چشتی
42 - تین تاریخی بحثیں مع مکالمہ کاظمی و مودودی: ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی
43 - اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد: مولانا نقی علی خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، تحقیق: مفتی محمد اسلم رضا میمن شیوانی
44 - تجلیاتِ قطب عالم حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ: مولانا مفتی نثار احمد اشرفی
45 - شرح الحواشی الزہدیہ علیٰ ملا جلال: علامہ عبد الحق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ، تقریظ: مولانا محمد فاروق چریاکوٹی
46 - اسکندر نامہ: نظامی گنجوی
47 - تذکرۂ سنوسی مشائخ (الطریقۃ السنوسیۃ و اعلامھا): عابد حسین شاہ پیرزادہ
48 - تضمیناتِ رازیؔ (برکلامِ رضا و غالب و اِقبال): فصیح العصر میرزا امجد رازیؔ

اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ
يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ

اهل السنة والجماعة

اصول

قرآن | سنت | صحابہ | ائمہ

روایت

فقہ: حنفی | مالکی | شافعی | حنبلی

عقیدہ: اشعری | ماتریدی | حنبلی

تصوف: قادری | چشتی | نقش بندی | سہروردی

دارالاسلام
جامع مسجد ومحلہ مولانا روحی، اندرون بھاٹی گیٹ، لاہور، پنجاب۔ پاکستان
0321-9425765 darulislam21@yahoo.com